نمازِ عید کی زائد تکبیریں بھول کر رکوع میں چلے گئے، تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Gul 2723 تاریخ: 22-12-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ تکبیرات عیدین کے معاملے میں بہار شریعت میں ایک مقام پر یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ: ”امام تکبیرات عیدین بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، تو لوٹ آئے۔“ (بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ714، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی) جبکہ دوسرے مقام پر یہ بیان فرمایا ہے کہ: ”امام تکبیر کہنا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، تو قیام کی طرف نہ لوٹے، نہ رکوع میں تکبیر کہے۔“ ان دونوں میں کون سا مسئلہ راجح ہے؟ کس پر عمل کیا جائے؟ وضاحت فرمادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عیدین کی نماز میں اگر زائد تکبیریں بھول کر رکوع میں چلے گئے، تو اب واپس نہیں لوٹیں گے، یہی مسئلہ راجح ہے۔ اس کی وجوہ ترجیح درج ذیل ہیں۔

اولاً: یہی مسئلہ ظاہر الروایہ ہے۔ واپس لوٹنے کا مسئلہ نوادر الروایہ سے ثابت ہے، اس لیے اس کے مقابلے میں ظاہر الروایہ کو ترجیح دی جائے گی۔

ثانیاً: دعائے قنوت کا مسئلہ اس کی نظیر ہے کہ دعائے قنوت بھی واجب ہے اور

تکبیرات عیدین بھی واجب ہیں ، جس طرح دعائے قنوت بھول کر رکوع میں چلے گئے، تو واپس لوٹنے کا حکم نہیں ہے ،اسی طرح تکبیرات کے لیے بھی واپس لوٹنے کا حکم نہیں ہو گا۔ یہاں قراءت والے مسئلے پر قیاس نہیں کیا جائے گا کہ سورۃ الفاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول کر رکوع میں چلے گئے، تو اب واپس آنے کا حکم ہے۔اس مسئلے پر قیاس اس لیے نہیں کیا جائے گا، کیونکہ سورت ملانا اگرچہ واجب ہے، مگر جب واپس آکر سورت ملائیں گے، تو یہ سب قراءت ،فرض کے درجے میں ہو جائے گی،تو یہاں فرض (یعنی رکوع)سے فرض(یعنی قراءت) کی طرف لوٹنا پایا جائے گا ،جبکہ تکبیراتِ عیدین اگر رکوع سے واپس آکر کہہ لیں تو بھی یہ واجب ہی رہیں گی، فرض کے درجے میں نہیں ہوں گی ۔اس لیے فرض (یعنی رکوع)سے واجب(یعنی تکبیرات)کی طرف لوٹنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

ثالثا: خود صاحب بہار شریعت، صدرالشریعہ بدرالطریقہ علامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ نے فتاوی امجدیہ میں ظاہر الروایہ ہونے کی وجہ سے اسی پر فتوی دیا ہے کہ تکبیرات بھول گئے، تو رکوع سے واپس نہیں لوٹیں گے۔

واپس نہ لوٹنے کا حکم ظاہر الروایہ اور لوٹنے کا حکم نوادرالروایہ کا ہے۔المحیط الرضوی میں امام رضی الدین السرخسی رحمہ اللہ نے فرمایا: ”ولو رکع الامام قبل ان یکبر، فانہ لا یکبر فی الرکوع لانہ لیس لرکوعہ حکم القیام ،لانہ سبقہ حقیقۃ القیام ولا یعود الی القیام فیکبر فی ظاھرالروایہ لما فیہ من رفض الرکن وھو الرکوع لما ھو واجب وفی روایۃ النوادر یعود ویکبر وقد انتقض رکوعہ ھکذا ذکرہ الکرخی“ ترجمہ: اگر امام نے تکبیرات کہنے سے پہلے رکوع کرلیا، تو وہ رکوع میں تکبیریں

نہیں کہے گا، کیونکہ رکوع کا حکم یہاں قیام والا نہیں ہو گا، اس لیے کہ اس سے پہلے حقیقتاً قیام گزر چکا ہے، اور ظاہر الروایہ کے مطابق تکبیرات کہنے کے لیے واپس قیام کی طرف بھی نہیں لوٹے گا، کیونکہ اس میں رکوع کے رکن کو واجب کے لیے ختم کرنا پایا جائے گا۔ نوادر کی روایت یہ ہے کہ واپس لوٹے گا اور تکبیریں کہے گا اور جو پہلے رکوع کر چکا ہے، وہ بھی ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح امام کرخی رحمہ اللہ نے ذکر فرمایا ہے۔

(المحیط الرضوی، جلد1، صفحہ416، مطبوعہ بیروت)

بحر الرائق میں ہے: ”لو رکع الامام قبل أن یکبر فان الامام لا یکبر في الرکوع، ولا یعود الی القیام لیکبر في ظاهر الروایة“ ترجمہ: اگر امام نے تکبیرات کہنے سے پہلے ہی رکوع کر لیا، تو ظاہر الروایہ کے مطابق امام رکوع میں تکبیریں نہیں کہے گا اور تکبیریں کہنے کے لیے قیام کی طرف بھی نہیں لوٹے گا۔

(بحر الرائق، جلد2، صفحہ282، مطبوعہ کوئٹہ)

اس کے تحت منحۃ الخالق میں ہے: ”وما هنا صرح بمثله ابن أمیر حاج فی شرح المنیة حیث قال: وان تذکر فی الرکوع ففی ظاهر الروایة لا یکبر ویمضی علی صلاته، وعلی ما ذکره الکرخی ومشی علیه صاحب البدائع، وهو روایة النوادر یعود الی القیام ویکبر ویعید الرکوع“ ترجمہ: جو یہاں مذکور ہے اسی کی تصریح علامہ ابن امیر حاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح منیہ میں ذکر کی ہے، انہوں نے فرمایا: ”اگر رکوع میں یاد آیا، تو ظاہر الروایہ میں یہ ہے کہ تکبیر نہیں کہے گا اور اپنی نماز جاری رکھے گا۔“ امام کرخی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جو ذکر کیا اور اسی پر صاحب بدائع رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ نے عمل کیا، وہ نوادر کی روایت ہے،اس کے مطابق امام قیام کی طرف لوٹے گا اور تکبیرات کہے گا، پھر رکوع بھی دوبارہ کرے گا۔

(منحۃ الخالق، جلد2، صفحہ282، مطبوعہ کوئٹہ)

ردالمحتار میں اسی مسئلے کے تحت فرمایا:"حیث ثبت ظاھر الروایہ لا یعدل عنہ"

ترجمہ: جب ظاہر الروایہ ثابت ہوگئی، تواب اس سے عدول نہیں کیا جائے گا۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، جلد3، صفحہ65، مطبوعہ کوئٹہ)

قنوت وقراءت میں فرق ہے۔ چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے:" (ولو نسیہ) أي القنوت (ثم تذکرہ فی الرکوع لا یقنت) فیہ لفوات محلہ (ولا یعود الی القیام) فی الأصح لأن فیہ رفض الفرض للواجب "ترجمہ: اگر قنوت پڑھنا بھول گیا پھر رکوع میں یاد آیا، تو رکوع میں قنوت نہیں پڑھے گا، کیونکہ یہ قنوت کا محل نہیں ہے اور اصح قول کے مطابق قیام کی طرف بھی واپس نہیں آئے گا، کیونکہ اس میں واجب کے لیے فرض کو چھوڑنا پایا جاتا ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد2، صفحہ538، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی کے تحت ردالمحتار میں فرمایا:" بخلاف مالو تذکر الفاتحۃ أو السورۃ حیث یعود وینتقض رکوعہ لأن بعودہ صارت قراءۃ الکل فرضا "ترجمہ: برخلاف اس مسئلہ کے کہ اگر فاتحہ یا سورت کا نہ پڑھنا رکوع میں یاد آیا، تو لوٹے گا اور اس کا پہلا رکوع بھی ختم ہو جائے گا، کیونکہ جب یہ واپس لوٹا، تو سورت کا پڑھنا فرض قراءت کے حکم میں ہو گیا۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، جلد2، صفحہ540، مطبوعہ کوئٹہ)

عوام کی نماز میں تخلیط کی وجہ سے بھی لوٹنے کا حکم نہیں دیا جائے گا۔ جد الممتار میں

درمختار کے اسی مسئلہ کے تحت الفاظ ”ولا یعود الی القیام “ کے تحت فرمایا”اقول: ویجب العمل علیھا تحرزا عن التخلیط علی العوام“ترجمہ: میں کہتا ہوں کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے تاکہ عوام میں تخلیط پیدا نہ ہو۔

(جدالممتار، جلد3، صفحہ630، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی امجدیہ میں ہے:”امام رکعت ثانیہ میں تکبیرات زوائد بھول گیا اور رکوع میں اسے یاد آیا، جب بھی اس کے لیے قیام کی طرف عود کرنے کی اجازت نہیں۔یہی ظاہر الروایہ ہے۔

(فتاوی امجدیہ، جلد1، صفحہ306، مطبوعہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو محمد محمد فراز عطاری مدنی

27جمادی الاولی 1444ھ/22دسمبر 2022ء

الجواب صحیح

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے